بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 23 جولائی 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ آپ کے دور میں جنگِ بویب ہوئی۔ بویب کوفہ کے قریب ایک دریا کا نام ہے۔ پچھلی جنگ کی طرح اس جنگ کیلئے بھی ایک پُل تعمیر کیا گیا لیکن اس مرتبہ حضرت عمر کے فیصلہ کے مطابق مسلمانوں کی بجائے ایرانی جنگجو پُل کو عبور کر کے جنگ کے واسطے مسلمانوں کی طرف آئے۔ جنگ میں تقریباً ایک لاکھ ایرانی جنگجو مارے گئے۔ باقی فوج نے جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا پیچھا کیا اور پُل کو گرا دیا تا وہ بھاگ نہ سکیں۔ جنگ کے بعد آپ نے اس بات پر اظہارِ افسوس کیا کہ فوج کے ہتھیار ڈالنے کے باوجود آپ نے ان کا تعاقب کیا۔ یہ وہ اخلاق تھے جو اسلام نے عربوں میں پیدا کئے۔

تاریخ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ اس میدانِ جنگ سے ذرا ہٹ کر مسلمان عورتوں اور بچوں کے کیمپ لگائے گئے تھے۔ جنگ کے بعد بعض مسلمان کیمپ کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمان عورتوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ دشمن ہیں بچوں کو اپنی حفاظت میں لیا اور آنے والے فوجیوں پر تیزی سے پتھراؤ شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کو احساس ہو گیا کہ یہ مسلمان ہیں۔ ایک مسلمان فوجی نے کہا کہ بہادر مسلمان عورتوں سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے مشہور جنگِ قادسیہ کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا۔ قادسیہ آج کے زمانہ میں عراق میں واقع ہے اور یہ وہ فیصلہ کُن جنگ تھی جس کے بعد ایرانیوں کی طاقت مسلمانوں کے ہاتھ جاتی رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اس جنگ میں شامل ہونا چاہتے تھے لیکن اکابرین کے مشورہ کے بعد فیصلہ ہوا کہ آپ بذاتِ خود جنگ میں شامل نہ ہوں۔ اس معرکہ کی امارت آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ روانگی سے قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جنگ کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں اور سفر اور جنگ کے دوران مسلسل خطوط کے ذریعہ ہدایات دیتے رہے۔ مدینہ سے آپ نے حضرت سعد کے ساتھ چار ہزار کی فوج روانہ فرمائی۔ راستے میں مزید لوگ شامل ہوتے رہے یہاں تک کہ مسلمان فوج ۳۰ ہزار کے قریب ہو گئی۔ اس جنگ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں رسول اللہ صلعم کے ۹۹ صحابہ رضوان اللہ اجمعین شامل ہوئے۔

جنگ سے قبل مسلمانوں کی طرف سے ۱۴ لوگ شاہِ ایران کے دربار میں پہنچے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ شاہِ ایران نے نہایت ہی تکبرانہ انداز میں اس دعوت کو ٹھکرادیا۔ ایرانی فوج کی کمان رستم کے ہاتھ میں تھی جس نے قادسیہ میں پڑاؤ ڈالا۔ رستم نے بات چیت کیلئے مسلمان نمائندہ کو دعوت دی۔ حضرت ربیع کو اس مقصد کیلئے بھیجا گیا جنہوں نے رستم کے سامنے ۳ باتیں پیش کیں۔ پہلی یہ وہ اسلام قبول کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ٹیکس ادا کرکے مسلمان ریاست میں شامل ہو جائے اور تیسری یہ کہ فوجوں کی جنگ ہو۔ اس کے بعد باقاعدہ جنگ کا آغاز ہوا جو تین دن تک جاری رہی۔ تین دن بعد رستم مارا گیا جس کے بعد ایرانی فوج نے اپنی شکست قبول کرلی۔